الجزء ۱۹

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا

اور جو لوگ (قیامت میں) ہماری حضوری کی اُمید نہیں رکھتے کہا کرتے ہیں کہ آخر فرشتے ہمارے

الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ

پاس کیوں نہیں نازل کیے گئے یا ہم اپنے پروردگار کو (کیوں نہیں) دیکھتے۔ ان لوگوں نے اپنے جی میں اپنے کو

وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى

(بہت) بڑا سمجھ لیا ہے اور بڑی سرکشی کی ہے۔ جس دن یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن گنہگاروں کو کچھ خوشی

يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَ

نہ ہوگی اور (فرشتوں کو دیکھ کر) کہیں گے دُور دفان۔ اور ان لوگوں نے (دُنیا میں) جو کچھ نیک کام کیے ہیں

قَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾

ہم اس کی طرف توجہ کریں گے تو ہم اس کو (گویا) اڑتی ہوئی خاک بنا کر برباد کرا دیں گے۔ اس دن

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾

جنت والوں کا ٹھکانا بھی بہتر سے بہتر ہوگا اور آرام گاہ بھی اچھی سے اچھی۔ اور جس دن

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾

آسمان بدلی کے سبب سے پھٹ جائے گا اور فرشتے کثرت سے (جوق در جوق) نازل کیے جائینگے۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

اس دن کی سلطنت خاص خدا ہی کے لیے ہوگی۔ اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہوگا۔ اور جس

عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ

دن ظلم کرنیوالا اپنے ہاتھ (مارے افسوس کے) کاٹنے لگے گا کہے اور کہے گا کہ کاش رسول کیساتھ

يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى

میں بھی (دین کا سیدھا) رستہ پکڑتا۔ ہائے افسوس کاش میں فلاں شخص کو (اپنا) دوست نہ بناتا

لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ

بے شک یقیناً اس نے ہمارے پاس نصیحت آنے کے بعد مجھے بہکایا اور شیطان تو آدمی

ع۱ اگر یہ لوگ ان کی خبر سے فرشتے منگوا لیے جائیں تو یہ مطلب ہوگا کہ خدا نے تم پر بہشت کو حرام کیا ہے تو تم دفان ہو جاؤ جھوا مجھو (یا دشمن کی ملاقات یا بلا کے نازل ہونے کے وقت بولا جاتا ہے)

ع۲ جب روشندان ہو کر آفتاب کی شعاع مکان کے اندر آتے اس میں جو چھوٹے چھوٹے ذرے دکھائی دیتے ہیں ان کا بھی نام ہباء منثورا ہے۔ ۱۲

ع۳ عتبہ بن معیط جب سفر سے آتا تو اشراف قوم کی دعوت کرتا اور حضرت رسول کی خدمت میں اکثر حاضر رہتا ایک مرتبہ حسب معمول دعوت کی اور حضرت کو بھی مدعو کیا آپ گئے، اور فرمایا جب تک تو ایمان نہ لائے گا میں کھانا نہ کھاؤں گا اس نے کلمہ شہادت کہا تو آپ نے نوش فرمایا یہ خبر ابی بن خلف کو معلوم ہوئی جو عتبہ کا گہرا دوست تھا تو عتبہ کی سخت لے دے کی اور اس نے اپنے آبائی مذہب کو ترک کیا۔ عتبہ بولا میں نے محض مہمان کی خاطر سے کہہ دیا ورنہ میں اپنے مذہب پر باقی ہوں ابی نے کہا اگر تو سچا ہے تو ان کے منہ پر تھوک دے تو جانوں غرض عتبہ کم بخت نے حضرت پر نماز پڑھنے کی حالت میں تھوکا مگر خدا کی شان اس کا تھوک اسکے منہ پر پڑا اور شعلہ بن کر اسکے چہرے کو جلا گیا، اور عمر بھر اس کی سیاہی نہ گئی اور عتبہ اور ابی دونوں جہنم میں داخل ہوئے غرض یہ آیت ان ہی دونوں سیاہ رو کے بارے میں نازل ہوئی۔

الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ

کا رسوا کرنے والا ہی ہے۔ اور (اس وقت) رسول (بارگاہِ خداوندی میں)

خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا

عرض کریں گے کہ اے میرے پروردگار میری قوم نے تو اس قرآن کو بیکار بنا دیا۔ اور ہم

هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ

نے (گویا خود) گنہگاروں میں سے ہر نبی کے دشمن بنا دیئے ہیں اور تمہارا پروردگار

نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا

ہدایت اور مددگاری کے لیے کافی ہے۔ اور کفار کہنے

وَّنَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ

لگے کہ اُنکے اُوپر (آخر) قرآن کل کا کل (ایک دفعہ) کیوں نہیں نازل کیا گیا (ہم نے) اس طرح

الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ

اس لیے (نازل کیا) تاکہ تمہارے دل کو تسلی دیتے رہیں۔ اور ہم نے اس کو

وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ

ٹھہر ٹھہر کر نازل کیا اور یہ (کفار) چاہے کیسی ہی (انوکھی) مثل بیان کریں مگر ہم تمہارے پاس (اسکا)

بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ؕ ﴿۳۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى

بالکل ٹھیک اور نہایت عمدہ (جواب) بیان کر دینگے۔ جو لوگ (قیامت کے دن) اپنے اپنے مونہوں

وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ

کے بل جہنم میں ہنکائے جائیں گے وہی لوگ بدتر جگہ میں ہونگے اور سب سے زیادہ راہِ راست سے

سَبِيْلًا ﴿۳۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ

بھٹکنے والے۔ اور البتہ ہم نے موسیٰؑ کو کتاب (توریت) عطا کی اور ان کے ساتھ ان کے بھائی ہارونؑ

اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿۳۵﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ

کو (ان کا) وزیر بنایا تو ہم نے کہا (تم دونوں ان لوگوں کے پاس جو ہماری (قدرت کی)

قیامت میں رسولؐ کی درخواست

حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ کا قصہ

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۝ وَ ۳۶

نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں، جاؤ۔ (اور سمجھاؤ۔ جب نہ مانا) تو ہم نے انہیں خوب برباد کر ڈالا۔ اور نوحؑ

قَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ

کی قوم کو جب ان لوگوں نے (ہمارے) پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ڈبو دیا اور ہم نے ان کو

لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ وَ ۳۷

لوگوں (کی عبرت) کی نشانی بنایا۔ اور ہم نے ظالموں کے واسطے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے اور (اسی

عَادًا وَّثَمُوْدَا وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ

طرح) عاد اور ثمود اور رس[1] والوں اور ان کے درمیان میں بہت سی جماعتوں کو (ہم نے ہلاک کر ڈالا) اور ہم نے ہر ایک سے

كَثِيْرًا ۝ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ۝ ۳۹

مثلیں بیان کر دی تھیں اور خوب سمجھایا مگر سب نے ہم نے انکو خوب ستیاناس کر چھوڑا۔ اور یہ لوگ (کفار مکہ) اس

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ

بستی پر (ہو آئے ہیں جس پر پتھروں کی) بری بارش برسائی گئی۔ تو کیا ان لوگوں نے اس کو دیکھا نہ ہوگا مگر (بات

اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۝ ۴۰ وَ

یہ ہے کہ) یہ لوگ مرنے کے بعد جی اٹھنے کی امید نہیں رکھتے (پھر کیوں ایمان لائیں) اور

اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ

(اے رسولؐ) یہ لوگ تمہیں جب دیکھتے ہیں تو تم سے مسخراپن ہی کرنے لگتے ہیں کہ کیا یہی وہ (حضرت)

اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝ ۴۱ اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ

ہیں جنہیں اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے (معاذ اللہ اگر ہم بتوں کی پرستش پر ثابت قدم نہ رہتے تو اس شخص نے

صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ

ہمکو ہمارے معبودوں سے بہکا ہی دیا تھا اور بہت جلد (قیامت میں جب) لوگ عذاب کو دیکھیں گے تو

مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ ۴۲ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ

انہیں معلوم ہو جائیگا کہ راہ راست سے کون زیادہ بھٹکا ہوا تھا۔ کیا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جس نے اپنی نفسانی

[1] رس کے معنی میں اختلاف ہے۔ کوئی کنواں کہتا ہے، کوئی گاؤں، کوئی نہر، کوئی بن۔ اسی طرح اصحاب رس میں بھی اختلاف ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ یہ لوگ صنوبر کے درخت کی پرستش کرتے تھے اور انکے بارہ شہر ایک نہر کے کنارے جس کا نام رس تھا آباد تھے اور ان شہروں کے وہی نام تھے، جو فارسی مہینوں کے ہیں۔ ہر شہر میں ایک صنوبر کا درخت تھا اس تک اسی نہر کی ایک شاخ دوڑائی تھی اور اس میں سے کسی کو پانی استعمال نہ کرنے دیتے۔ ہر مہینہ میں ایک شہر میں جمع ہوتے اور اس درخت پر قربانی چڑھاتے سجدہ کرتے اور سال بھر میں ایک مرتبہ نوروز کے دن سب سے بڑے شہر میں جو دار السلطنت اور اسفندار نام کا تھا وہیں صنوبر کا اصل درخت تھا جسے یافث بن نوحؑ نے لگایا تھا اور اسی کے بیج سے ہر شہر میں ایک درخت لگایا گیا تھا سب کے سب جمع ہوتے اور خاص طور پر پرستش کرتے آخر ان کے سجانبیکے واسطے سے ہود ابن یعقوب کی نسل سے ایک پیغمبر آئے اور انکو ہدایت کی مگر ان لوگوں نے نہ مانا۔ بلکہ ان کو اسی نہر کے اندر ایک کنواں کھود کر بند کر دیا۔ اور اوپر سے ایک پتھر رکھ دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تو خدا کی رحمت میں داخل ہوئے اور ان لوگوں پر ایک سیاہ ابر نے گھیر لیا اور پھر اس میں سے ایک بجلی چمکی اور سب کے سب برسے جس نے انہیں جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔

أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ﴿٤٣﴾ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ

خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہے تو کیا تم اسکے ذمہ دار ہو سکتے ہو (کہ وہ گمراہ نہ ہو) کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ان (کفار) میں

يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ

اکثر (بات) سنتے یا سمجھتے ہیں (نہیں) یہ تو بس بالکل مثل جانوروں کے ہیں بلکہ ان سے بھی (زیادہ) راہ (راست)

أَضَلُّ سَبِيلًا ﴿٤٤﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۖ وَلَوْ

سے بھٹکے ہوئے۔ (اے رسول) کیا تمنے اپنے پروردگار کی قدرت کی طرف نظر نہیں کی کہ اُسنے کیونکر سایہ کو پھیلایا

شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ﴿٤٥﴾

لہ اگر وہ چاہتا تو اسے ایک ہی جگہ ٹھہرا ہوا کر دیتا پھر ہمنے آفتاب کو (اسکی شناخت کے واسطے) اس کا رہنما بنا دیا پھر

ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ

ہمنے اس کو تھوڑا تھوڑا کر کے اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے تمہارے واسطے رات کو

لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ﴿٤٧﴾

پردہ بنایا اور نیند کو راحت اور دن کو کاروبار کے لیے اُٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔ اور وہی تو وہ

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ

(خدا) ہے جس نے اپنی رحمت (بارش) کے آگے آگے ہواؤں کو خوشخبری دینے کے لئے (پیش خیمہ بنا کے) بھیجا

وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ﴿٤٨﴾ لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً

اور ہم ہی نے آسمان سے بہت پاک اور ستھرا ہوا پانی برسایا تاکہ ہم اسکے ذریعہ سے مُردہ (ویران) شہر کو زندہ (آباد)

مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ

کریں اور اپنی مخلوقات میں سے چوپایوں اور بہت سے آدمیوں کو اس سے سیراب کریں۔ اور ہم نے پانی کو

صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا ۖ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ﴿٥٠﴾ وَ

انکے درمیان (طرح طرح سے) تقسیم کیا تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں مگر اکثر لوگوں نے ناشکری کے سوا کچھ نہ مانا۔

لَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا ﴿٥١﴾ فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ

اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں ضرور ایک عذاب خدا سے ڈرانیوالا (پیغمبر) بھیجے تو اے رسول تم کافروں کی اطاعت

شب و روز کی تبدیلی

لہ بعض مفسروں کا خیال ہے کہ سایہ کے پھیلانے سے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت رسولؐ کے درمیانی زمانہ کی طرف اشارہ ہے کہ اس وقت کوئی پیغمبر نہ تھا اور وہ زمانہ تاریکی و جہالت کا تھا۔ اور آفتاب سے مراد نور اسلام ہے۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اگر نور محمدی سے یہ عالم روشن نہ ہوتا تو سارا جہان کفر کی تاریکی میں پڑا رہتا۔ ۱۲

وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ۝۵۲ وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

نہ کرنا اور اُن سے قرآن کے دلائل سے خوب لڑو اور وہی تو وُہ (خدا) ہے جس نے دریاؤں کو آپس میں ملا دیا

هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا

اور (باوجود یکہ یہ خالص مزیدار میٹھا ہے اور یہ بالکل کھاری کڑوا مگر دونوں کو ملایا) اور دونوں بحر میں ایک آڑ اور مضبوط

بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝۵۳ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ

اوٹ بنا دی ہے (کہ گڑ بڑ نہ ہو) اور وہی تو وہ خدا ہے جس نے پانی (منی) سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کے خاندان

بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝۵۴ وَ

اور سسرال والا بنایا اور (اے رسولؐ) تمہارا پروردگار ہر چیز پر قادر ہے۔ اور لوگ (کفار مکہ) خدا کو چھوڑ

يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۭ

کر اس چیز کی پرستش کرتے ہیں جو نہ انھیں نفع ہی دے سکتی ہے اور نہ نقصان ہی پہنچا سکتی ہے۔ اور

وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰي رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ۝۵۵ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا

کافر (ابوجہل) تو ہر وقت اپنے پروردگار کی مخالفت پر زور لگائے ہوئے ہے اور (اے رسولؐ) ہم نے تو تم کو بس

وَّنَذِيْرًا ۝۵۶ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ

(نیکوں کو جنت کی) خوشخبری دینے والا اور (بدوں کو عذاب سے) ڈرانیوالا بنا کر بھیجا ہے۔ (ان لوگوں سے تم) کہدو

شَاۗءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝۵۷ وَتَوَكَّلْ عَلَي الْحَيِّ

کہ میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کچھ مزدوری تو مانگتا نہیں ہوں مگر تمنا یہ ہے کہ جو چاہے اپنے پروردگار

الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ

تک پہنچنے کی راہ پکڑ لے اور (اے رسولؐ) تم اس (خدا) پر بھروسہ رکھو جو ایسا زندہ ہے کہ کبھی نہیں مرے گا۔

عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۝۵۸ ۚ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ

اور اسکی حمد و ثنا کی تسبیح پڑھو اور اپنے بندوں کے گناہوں کی واقفکاری میں کافی ہے (وُہ خود سمجھ لیگا) جس نے سارے

مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ ۛ

آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش (کے بنانے) پر آمادہ ہوا اور وہ بڑا

ع ۶

لہ فصول مہر میں محمد بن سیرین سے اس آیت کے بارے میں روایت ہے کہ یہ حضرت رسولؐ اور جناب امیرؑ کے بارے میں نازل ہوئی جو رسولؐ کے چچازاد بھائی اور ان کی بیٹی حضرت فاطمہؑ کے شوہر تھے تو جناب امیرؑ حضرت رسولؐ کے صاحب نسب و مصہر دونوں ہوئے ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

آسمان و زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے چھ دن میں پیدا ہوئے۔

الرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا

مہربان ہے تو تم اس کا حال کسی باخبر ہی سے پوچھنا۔ اور جب ان کافروں سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن[1]

لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ

(خدا) کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا چیز ہے کیا تم جس کے لیے کہتے ہو ہم اسی کو سجدہ کرنے

نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ

لگیں۔ اور (اس سے) انکی نفرت اور بڑھ جاتی ہے بہت بابرکت ہے وہ خدا جس نے آسمان میں برج

جَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿۶۱﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ

بنائے اور ان برجوں میں (آفتاب کا) چراغ اور جگمگاتا چاند بنایا۔ اور وہی تو وہ (خدا) ہے جس نے رات اور

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ

دن (ایک) کو (ایک کا) جانشین بنایا یہ اُسکے (سمجھنے کے) لیے ہے جو نصیحت حاصل کرنا چاہے یا شکر

شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى

گزاری کا ارادہ کرے۔ اور (خدائے) رحمٰن کے خاص بندے تو وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے

الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾

ہیں اور جب جاہل ان سے (جہالت کی) بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ[2] سلام (تم سلامت رہو) اور وہ

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِيْنَ

لوگ جو اپنے پروردگار کے واسطے سجدہ اور قیام میں رات کاٹ دیتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو دعا کرتے

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا

ہیں کہ پروردگار ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے کیونکہ اس کا عذاب بہت (سخت) اور پائدار

كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَالَّذِيْنَ

ہوگا بے شک وہ بہت برا ٹھکانا اور برا مقام ہے۔ اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے

اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ

ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی[3] کرتے ہیں اور ان کا خرچ اسکے درمیان اوسط درجہ کا رہتا

[1] یہ پہلے کہیں سے تفسیر سنے کر اللہ کو تو مانیں اور جب کہا جائے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو بدکیں یہ سچ ہے جب کسی کی بربادی کے دن آتے ہیں تو ایسی ہی بے ڈھنگی باتیں سوجھتی ہیں ۱۲

[2] ایک بدزبان حضرت زین العابدین کو برا کہتا ہوا۔ آپ کے سامنے آیا آپ نے اسکے جواب میں فرمایا اگر میں اس قابل ہوں تو خدا مجھے بخشے اور اگر تو جھوٹا ہے، تو خدا تجھے بخشے۔ یہ سنکر وہ بہت نادم ہوا، اور آپ کے دوستوں میں داخل ہوا ۱۲

[3] ایک حدیث میں ہے کہ جو گناہ میں خرچ ہو وہ اسراف ہے اور جو واجبی حقوق کو نہ ادا کرے وہ بخیلی ہے اور خدا کے حکم کے مطابق خرچ ہو وہ اعتدال ہے۔ ۱۲

فاس بندوں کی صفت

قَوَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا

ہے ۔ اور وُہ لوگ جو خدا کے ساتھ دوسرے معبود کی پرستش نہیں کرتے اور جس جان کے

يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ

مارنے کو خدا نے حرام کر دیا ہے اُسے ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ زنا کرتے ہیں۔ اور جو شخص ایسا کریگا

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۝ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ

وُہ آپ اپنے گناہ کی سزا بھگتے گا کہ قیامت کے دن اس کے لیئے عذاب دُونا کر دیا جائے گا اور

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ

اس میں ہمیشہ ذلیل و خوار رہے گا مگر (ہاں) جس شخص نے توبہ کی اور ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام

اٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ

کیئے تو (البتہ) ان لوگوں کی برائیوں کو خدا نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا

حَسَنٰتٍ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ

مہربان ہے۔ اور جس شخص نے توبہ کر لی اور اچھے اچھے کام کیئے تو بے شک اس نے خدا

صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِيْنَ لَا

کی طرف (سچے دِل سے) حقیقۃً رجوع کی اور وُہ لوگ جو فریب کے پاس ہی نہیں کھڑے ہوتے اور

يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝

وہ لوگ جب کسی بیہودہ کام کے پاس گزرتے ہیں تو بزرگانہ انداز سے گزر جاتے ہیں لہ اور وُہ لوگ کہ جب

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا

انہیں ان کے پروردگار کی آیتیں یاد دلائی جاتی ہیں تو بہرے اندھے ہو کر گر نہیں پڑتے (بلکہ جی لگا کر

وَّعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ

سُنتے ہیں)۔ اور وُہ لوگ جو (ہم سے) عرض کیا کرتے ہیں کہ پروردگارا ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد

اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ

کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔ یہ

لہ اسی بنا پر جناب امیر فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی کے سامنے سے گزرتا ہوں جو بے گالیاں دے رہا ہے تو میں گزر جاتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ اس کا مقصود میں نہ ہوں گا۔

نیک بندوں کی صفت

إِمَامًا ﴿۷۴﴾ أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَ

وُہ لوگ ہیں جنہیں ان کی جزا میں (بہشت کے) بالا خانے عطا کئے جائیں گے اور وہاں انھیں

يُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ﴿۷۵﴾ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ حَسُنَتْ

تعظیم اور سلام (کا ہدیہ) پیش کیا جائے گا اور یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وُہ رہنے اور ٹھہرنے

مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي

کی کیا اچھی جگہ ہے (اے رسولؐ) تم کہدو کہ اگر تم دُعا نہیں کرتے تو میرا پروردگار بھی تمھاری کچھ پرواہ نہیں

لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۖ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾

کرتا تم نے تو (اس کے رسولؐ کو) جھٹلایا تو عنقریب ہی (اس کا وبال) تمھارے سر پر پڑے گا۔

(۲۶) سُورَةُ الشُّعَرَاءِ مَكِّيَّةٌ (۴۷)

ایاتھا — رکوعاتھا

سورۃ ۱ شعراء مکہ میں نازل ہوا اور اس کی دو سو ستائیس آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

خُدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طسم ﴿۱﴾ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿۲﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ

طسم ۲ یہ واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں (اے رسولؐ) شاید تم (اس فکر

نَفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿۳﴾ إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ

میں) اپنی جان ہلاک کر ڈالو گے کہ یہ (کفار) مومن کیوں نہیں ہو جاتے اگر ہم چاہیں، تو ان

مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ ﴿۴﴾

لوگوں پر آسمان سے کوئی ایسا معجزہ نازل کریں کہ ان لوگوں کی گردنیں اس کے سامنے

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنَ الرَّحْمَٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا

جُھک جائیں۔ اور (لوگوں کا قاعدہ ہے کہ) جب ان کے پاس کوئی نئی نصیحت کی بات خدا

عَنْهُ مُعْرِضِينَ ﴿۵﴾ فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ

کی طرف سے آئی تو یہ لوگ اس سے منہ پھیرے بغیر نہیں رہے۔ ان لوگوں نے جھٹلایا ضرور تو عنقریب ہی (انہیں)

۱ اس سورہ میں قرآن و رسولؐ کی حقیقت، اپنی قدرت، حضرت موسےٰؑ کا پورا قصہ، حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ اور انکی دُعائیں، جہنم میں گمراہ اور ان کے پیشواؤں کی بحث، حضرت نوحؑ کا ذکر، حضرت ہودؑ کا واقعہ، حضرت صالحؑ کی حکایت حضرت لوطؑ کا افسانہ، حضرت شعیبؑ کی کہانی، قرآن کی حقیقت حضرت رسولؐ کی فہمائش تواضع و انکسار کا سبق، شعراء کی مذمت وغیرہ کو خدا نے ذکر کیا ہے ۱۲

مَا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ

اس (عذاب) کی حقیقت معلوم ہو جائیگی جس کی یہ لوگ ہنسی اڑاتے تھے۔ کیا ان لوگوں نے زمین کی طرف بھی

كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

(غور سے) نہیں دیکھا کہ ہم نے ہر رنگ کی عمدہ عمدہ چیزیں اس میں کس کثرت سے اگائی ہیں۔ یقیناً اس میں بھی قدرت

لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ

خدا کی ایک بڑی نشانی ہے۔ مگر ان میں سے اکثر ایمان لانیوالے ہی نہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ تیرا

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ

پروردگار یقیناً (ہر چیز پر) غالب اور مہربان ہے (اے رسول) وہ وقت یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے موسیٰ کو

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝ قَالَ

آواز دی کہ (ان) ظالم لوگوں فرعون کی قوم کے پاس جاؤ (ہدایت کرو) کیا یہ لوگ (میرے غضب سے) ڈرتے

رَبِّ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ

نہیں ہیں۔ موسیٰ نے عرض کی پروردگار میں ڈرتا ہوں کہ (مبادا) وہ لوگ مجھے جھٹلائیں اور (انکے جھٹلانے سے) میرا دم رک جائے

وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝ وَلَهُمْ عَلَيَّ

اور میری زبان (اچھی طرح) نہ چلے تو تو ہارون کے پاس پیغام بھیجدے (کہ میرا ساتھ دیں)۔ اور (اسکے علاوہ)

ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا

انکا میرے سر ایک جرم بھی ہے (کہ میں نے انکے ایک شخص کو مار ڈالا تھا) تو میں ڈرتا ہوں کہ (شاید) مجھے یہ لوگ مار

بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ

ڈالیں (خدا نے) فرمایا ہرگز نہیں۔ اچھا تم دونوں ہماری نشانیاں لیکر جاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور (ساری گفتگو) اچھی

اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ

طرح سنتے ہیں۔ غرض تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم سارے جہان کے پروردگار کے رسول ہیں (اور یہ پیغام لائے ہیں) کہ آپ بنی

اِسْرَآءِيْلَ ۝ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا

اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے (چنانچہ موسےٰ گئے اور کہا) فرعون بولا (موسےٰ) کیا ہم نے تمہیں یہاں رکھ کر پالنے

حضرت موسےٰ اور فرعون کا قصہ

لہ کہ اگر چاہے تو فوراً سزا کر دے مگر رحیم بھی ہے کہ اگر کفار کو اپنی نعمتوں سے مالا مال کئے ہوئے ہے اور ابھی سزا نہیں دیتا۔ ۱۲

مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ

میں تمہاری پرورش نہیں کی اور تم اپنی عمر برسوں ہم میں سے رہے ہو اور تم اپنا وہ کام (خونِ قبطی) کر گئے جو کر گئے اور تم بڑے ناشکرے

وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ

ہو۔ موسیٰؑ نے کہا (ہاں) میں نے اس وقت اس کام کو کیا جب میں حالت غفلت میں تھا

الضَّآلِّيْنَ ﴿۲۰﴾ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ

پھر جب میں آپ لوگوں سے ڈرا تو بھاگ کھڑا ہوا۔ پھر (کچھ عرصے کے بعد) میرے پروردگار

رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۱﴾ وَتِلْكَ نِعْمَةٌ

نے مجھے نبوت عطا کی اور مجھے بھی ایک پیغمبر بنایا۔ اور یہ بھی کوئی [1] احسان ہے جسے آپ مجھ پر جتا

تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ

رہے ہیں۔ کہ آپ نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔ فرعون نے پوچھا (اچھا یہ تو

وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

بتاؤ) رب العالمین کیا چیز ہے موسیٰؑ نے کہا سارے آسمان و زمین کا اور جو کچھ ان دونوں

وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا

کے درمیان میں ہے (سب کا) مالک اگر آپ لوگ یقین کیجئے (تو کافی ہے) فرعون نے ان لوگوں سے جو اسکے ارد گرد

تَسْتَمِعُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۶﴾

(بیٹھے) تھے کہا کیا تم لوگ نہیں سنتے ہو۔ موسیٰؑ نے کہا وہ خدا (کہ) تمہارا پروردگار اور تمہارے پہلے باپ دادوں کا پروردگار ہے

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۲۷﴾

فرعون نے کہا (لوگو) یہ رسول جو تمہارے پاس بھیجا گیا ہے۔ ہو نہ ہو دیوانہ ہے۔ موسیٰؑ نے

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۭ اِنْ كُنْتُمْ

کہا (وہ) خدا جو پورب پچھم اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے (سب کا) مالک ہے اگر تم سمجھتے

تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ

ہو (تو یہی کافی ہے) فرعون نے کہا اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو (اپنا) خدا بنایا ہے تو میں ضرور تمہیں قیدی

[1] جب فرعون نے حضرت موسیٰؑ پر پرورش کا احسان جتایا تو آپ نے جواب دیا کہ اگر تیرا احسان بہ نیت خالص ہوتا تو البتہ احسان اور شکر گذاری کے قابل تھا اور میری پرورش تو تیرے ہی ظلم کا ایک شعبہ تھی کیونکہ نہ تو بنی اسرائیل کو مقید کرتا نہ ہمارے ماں باپ یہاں رہتے اور پھر نہ تو اپنی سلطنت کے خوف سے عورتوں مردوں میں جدائی اور بچوں کے ناحق قتل اور قطع نسل کا مرتکب ہوتا نہ میں اس طرح صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈالا جاتا نہ تیرے یہاں پرورش ہوتی غرض یہ احسان نہیں کہ شکریہ ادا کیا جائے بلکہ ظلم ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ قَالَ

بناؤنگا موسیٰ نے کہا اگرچہ میں آپ کو ایک واضح و روشن معجزہ بھی دکھاؤں (تو بھی)۔ فرعون نے کہا (اچھا)

فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا

تو تم اگر اپنے دعوے میں سچے ہو تو (لا دکھاؤ)۔ بس (یہ سنتے ہی) موسیٰ نے اپنی چھڑی (زمین پر) ڈالدی

هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۳۲﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۳۳﴾

پھر تو یکایک وہ ایک صریحی اژدہا بن گئی اور (جیب سے) اپنا ہاتھ باہر نکالا تو یکایک دیکھنے والوں کے واسطے بہت

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ

سفید چمکدار تھا (اسپر) فرعون اپنے درباریوں سے جو اسکے گرد بیٹھے تھے کہنے لگا کہ یہ تو یقینی بڑا کھلاڑی جادوگر ہے یہ

مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَ

تو چاہتا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے تمھیں تمھارے ملک سے نکال باہر کرے۔ تو تم لوگ کیا حکم لگاتے ہو۔

ابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۳۶﴾ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾

درباریوں نے کہا ابھی اسکو اور اسکے بھائی کو (چند) مہلت دیدو اور تمام شہروں میں جادوگروں کے جمع کرنیکو ہرکارے روانہ

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ

کیجئے کہ وہ لوگ تمام بڑے بڑے کھلاڑی جادوگروں کو آپکے سامنے لاحاضر کریں۔ غرض (وقت مقررہ ہوا اور اسطرح) جادوگر اس مقرر

اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾

دن کے وعدہ پر جمع کیئے گئے اور لوگوں میں منادی کرادی گئی کہ تم لوگ اب بھی جمع ہوگے (یا نہیں) تاکہ اگر جادوگر لوگ

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ

غالب اور طاقتور رہیں تو ہم لوگ انکی پیروی کریں۔ الغرض جب سب جادوگر آگئے تو جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب آئے

الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى

تو ہمکو یقیناً کچھ انعام اکرام سرکار سے ملیگا۔ فرعون نے کہا ہاں (ضرور ملیگا اور) انعام کیا چیز ہے تم اسوقت (میرے) مقربین (بارگاہ) سے ہوگے۔

اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ

موسیٰ نے جادوگروں سے کہا (مختصر و مختصر) جو کچھ تمہیں پھینکنا ہو پھینکو اس پر جادوگروں نے اپنی رسیاں اور اپنی چھڑیاں (میدان میں) ڈالدیں اور کہنے لگے

فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا

فرعون کے جلال کی قسم ہم ہی ضرور غالب رہیں گے۔ تب موسیٰؑ نے اپنی چھڑی ڈالی تو جادوگروں نے جو کچھ (شعبدے)

هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوْٓا

بنائے تھے اس کو وہ نگلنے لگی۔ یہ دیکھتے ہی جادوگر لوگ سجدے میں (موسیٰؑ کے سامنے) گر پڑے اور کہنے لگے ہم

اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ

سارے جہان کے پروردگار پر ایمان لائے (جو) موسیٰؑ اور ہارونؑ کا پروردگار ہے۔ فرعون نے کہا (ہاں) قبل اس

لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ

کے کہ میں تمہیں اجازت دوں تم اس پر ایمان لے آئے بیشک تمہارا بڑا (گرو) ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے

فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۭ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

تو (خیر) ابھی تم لوگوں کو (اسکا نتیجہ) معلوم ہو جائیگا کہ ہم یقیناً تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ

وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَيْرَ ۭ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۵۰﴾

ڈالیں گے اور تم سب کے سب کو سولی دیدینگے۔ وہ بولے کچھ حرج نہیں ہم کو تو بہرحال اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۱﴾

ہم چونکہ سب سے پہلے ایمان لائے ہیں اسلیئے امید رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہماری خطائیں معاف کردے گا اور ہمنے

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾

موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ تم میرے بندوں کو لیکر راتوں رات نکل جاؤ کیونکہ تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔ تب فرعون نے

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ

(لشکر جمع کرنے کے خیال سے) تمام شہروں میں (ہرکارے) روانہ کیئے۔ (اور کہا) کہ یہ لوگ (موسیٰؑ کیساتھ)

قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾

بنی اسرائیل تھوڑی سی (مٹھی بھر کی) جماعت ہیں اور ان لوگوں نے ہمیں سخت غصہ دلایا ہے اور ہم سب کے سب باسازوسامان

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾

ہیں (تم بھی آجاؤ کہ سب مل کر تعاقب کریں) غرض ہم نے ان لوگوں کو (مصر کے) باغوں اور چشموں اور خزانوں اور عزت کی جگہ

۱۲ دنیا میں اس قسم کی سزا کا سب سے پہلے فرعون ہی مستحق ہوا۔ ۱۲ ۱۲ اس میدان مقابلہ کے بعد حضرت موسیٰؑ مدتوں مصر میں رہے۔ اور فرعونیوں کو ہدایت وفہمائش کرتے رہے مگر جب ان لوگوں کا عناد وفساد زیادہ ہی ہوتا گیا، اس وقت باہر جانے کا حکم ہوا۔ ۱۲ ۱۲ بنی اسرائیل کی تعداد باوجودیکہ تین لاکھ تھی اس پر بھی فرعون نے ان کو بہت قلیل سمجھا اور یہ کہا پھر معلوم نہیں اس کا لشکر کتنا تھا جس کو وہ کثیر کہتا تھا ایک روایت میں اس کی تعداد دس لاکھ بتائی گئی ہے ۱۲

كَذٰلِكَ ۚ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝٥٩ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۝٦٠

سے (یوں) نکال باہر کیا اور جو نافرمانی کرے اسی طرح سزا ہوگی۔ اور آخر ہم نے انہی چیزوں کا مالک بنی اسرائیل کو بنایا۔

فَلَمَّا تَرَاۗءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝٦١

غرض (موسیٰؑ تو رات ہی کو چلے گئے اور) ان لوگوں نے سورج نکلتے نکلتے انکا پیچھا کیا تو جب دونوں جماعتیں (اتنی) قریب ہوئیں

قَالَ كَلَّآ ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝٦٢ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى

کہ ایکدوسرے کو دیکھنے لگیں تو موسیٰؑ کے ساتھی (مارے خوف کے) چلا کر کہنے لگے کہ لو اب تو پکڑے گئے۔ موسیٰؑ نے کہا ہرگز نہیں کیونکہ میرے

اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ

ساتھ میرا پروردگار ہے وہ ضرور مجھے کوئی (مخلصی کا) رستہ بتا دیگا تو ہم نے موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ اپنی چھڑی دریا پر مارو (مارنا تھا کہ) فوراً دریا پھٹ کر

كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۝٦٣ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۝٦٤ وَاَنْجَيْنَا

ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا (ہر ٹکڑا) ایک بڑا اونچا پہاڑ تھا۔ اور ہم نے اسی جگہ دوسرے فریق (فرعون مع ساتھی) کو قریب کر دیا۔ اور موسیٰؑ

مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝٦٥ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝٦٦

اور اسکے ساتھیوں کو ہم نے (ڈوبنے سے) بچا لیا۔ پھر دوسرے فریق (فرعون اور اسکے ساتھیوں) کو ڈبو کر ہلاک کر دیا۔ بیشک

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٦٧ وَ

اس میں تو یقیناً ایک بڑی عبرت ہے۔ اور ان میں اکثر ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ

اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝٦٨ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ

تمہارا پروردگار یقیناً (سب پر) غالب اور بڑا مہربان ہے۔ اور (اے رسول) ان لوگوں کے سامنے ابراہیمؑ کا قصہ

اِبْرٰهِيْمَ ۝٦٩ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝٧٠

بیان کرو جب انہوں نے اپنے (منہ بولے) باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم لوگ کس کی عبادت کرتے ہو۔ وہ بولے

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ۝٧١ قَالَ هَلْ

ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور انہی کے مجاور بن جاتے ہیں۔ ابراہیمؑ نے کہا بھلا جب تم لوگ انہیں پکارتے ہو تو وہ

يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ۝٧٢ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ۝٧٣

تمہاری کچھ سنتے ہیں یا کچھ تمہیں نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ کہنے لگے (کہ یہ سب کچھ تو نہیں) بلکہ

حضرت ابراہیمؑ کا قصہ

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ
ہم نے اپنے باپ داداؤں کو ایسا ہی [1] کرتے پایا ہے۔ ابراہیمؑ نے کہا کیا تم نے
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۵﴾ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ
دیکھا بھی کہ جن چیزوں کی تم پرستش کرتے ہو یا تمہارے اگلے باپ دادا (کرتے تھے) یہ
الْاَقْدَمُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّیْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۷﴾ الَّذِیْ
سب میرے یقینی دشمن ہیں مگر سارے جہان کا پالنے والا جس نے مجھے پیدا کیا (وہی میرا دوست)
خَلَقَنِیْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿۷۸﴾ وَالَّذِیْ هُوَ يُطْعِمُنِیْ وَيَسْقِيْنِ ﴿۷۹﴾
ہے پھر وہی میری ہدایت کرتا ہے اور وہ جو مجھے (کھانا) کھلاتا ہے اور مجھے (پانی) پلاتا ہے اور جب بیمار پڑتا ہوں
وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿۸۰﴾ وَالَّذِیْ يُمِيْتُنِیْ ثُمَّ
تو وہی مجھے شفا عنایت فرماتا ہے اور وہ جو مجھے مار ڈالے گا اس کے بعد
يُحْيِيْنِ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِیْ خَطِيْٓـَٔتِیْ يَوْمَ
پھر مجھے زندہ کرے گا اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میری خطاؤں کو
الدِّيْنِ ﴿۸۲﴾ رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۳﴾
بخش دے گا پروردگار مجھے علم و فہم عطا فرما اور مجھے نیکوں کے ساتھ شامل کر اور
وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاجْعَلْنِیْ
آئندہ آنے والی نسلوں میں میرا ذکرِ خیر قائم [2] رکھ اور مجھے بھی نعمت کے باغ (بہشت) کے
مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿۸۵﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِیْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ
وارثوں میں سے بنا اور میرے (منہ بولے) باپ (چچا آزر) کو بخش دے کیونکہ وہ گمراہوں
الضَّآلِّيْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَا تُخْزِنِیْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ
میں سے ہے اور جس دن لوگ قبروں سے اٹھائے جائیں گے مجھے رسوا نہ کرنا جس دن نہ تو مال ہی کچھ کام
مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾
آئے گا اور نہ لڑکے بالے مگر جو شخص خدا کے سامنے (نگاہوں سے) پاک [3] دل لئے ہوئے حاضر ہوگا

[1] ہمارے زمانہ اور ملک کے ہندو بھی ان ہی وجوہ سے مشرک اور کافر ہیں اگرچہ ان کا زبانی دعوے یہ ہے کہ ہم ان بتوں کی پرستش نہیں کرتے بلکہ جن کی یہ مورتیں ہیں حالانکہ یہ محض غلط ہے کیونکہ وہ ان کو جاندار سمجھتے ہیں ان کو سلاتے ہیں، جگاتے ہیں ان کے سامنے کھانا رکھتے ہیں انہیں طرح طرح کے کپڑے پہناتے ہیں، ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے اور سجدہ کرتے ہیں ان کے علاوہ پانی درخت گل سورج دیگر دیوی کی بھی پرستش کرتے ہیں ۱۲

[2] یہ دعا کیسے سچے دل سے نکلی تھی اور کیسی مقبول ہوئی کہ آج تک اہل کتاب سے ہر شخص آپ کی طرف نسبت کرنے کو اپنا فخر سمجھتا ہے اور آپ کی تعریف میں رطب اللسان نظر آتا ہے اور علامہ ابن مردویہ نے روایت کی ہے کہ لسان صدق سے مراد حضرت علیؓ ہیں کہ جب آپ کی ولادت حضرت ابراہیمؑ کے سامنے پیش کی گئی تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا: اللھم اجعلہ من ذریتی خدایا اس شخص کو میری اولاد سے قرار دے اور خدا نے یہ دعا قبول فرمائی۔ گویا حضرت کی مراد یہ ہوئی اللھم اجعل من ذریتی صالحا قائما ۱۲

[3] قلب سلیم کی تفسیر میں وارد ہوئی ہے کہ جس دل میں خدا کے سوا اور کوئی چیز نہ ہو اور بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ جو دنیا کی محبت سے بچا رہے ۱۲-۱۲-۱۲

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۙ﴿۹۰﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ
(وہ فائز) میں رہیگا اور بہشت پرہیزگاروں کے قریب کردی جائے گی اور دوزخ گمراہوں کے سامنے ظاہر کر
لِلْغٰوِيْنَ ۙ﴿۹۱﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۹۲﴾
دی جائے گی اور ان لوگوں (اہل جہنم) سے پوچھا جائے گا کہ خدا کو چھوڑ کر جن کی تم پرستش کرتے تھے (آج) وہ کہاں
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۙ﴿۹۳﴾
ہیں کیا وہ تمہاری کچھ مدد کرسکتے ہیں یا وہ خود اپنی آپ باہم مدد کرسکتے ہیں پھر وہ (معبود) اور گمراہ لوگ اور
فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۙ﴿۹۴﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ
شیطان کا لشکر (غرض سب کے سب) جہنم میں اوندھے منہ دھکیل دیئے جائیں گے اور یہ لوگ جہنم میں باہم
اَجْمَعُوْنَ ؕ﴿۹۵﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۙ﴿۹۶﴾ تَاللّٰهِ اِنْ
جھگڑا کریں گے اور (گمراہ اپنے معبود سے) کہیں گے خدا کی قسم ہم لوگ تو یقیناً صریحی گمراہی میں تھے
كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۹۷﴾ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۹۸﴾
کہ ہم تم کو سارے جہان کے پالنے والے (خدا) کے برابر سمجھتے رہے۔ اور ہم کو بس (ان) گنہگاروں
وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۙ﴿۹۹﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ۙ﴿۱۰۰﴾
نے (جو مجھ سے پہلے ہوئے) گمراہ کیا۔ تو اب تو نہ کوئی (صاحب) میری سفارش کرنیوالے ہیں اور نہ کوئی
وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۙ﴿۱۰۱﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ
دلبند دوست ہے۔ تو کاش ہمیں اب دنیا میں دوبارہ جانے کا موقع ملتا تو ہم (ضرور) ایمان داروں سے
الْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
ہوتے (ابراہیمؑ کے) اس قصہ میں بھی یقیناً ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں سے اکثر ایمان لانیوالے تھے
مُّؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۱۰۳﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ﴿۱۰۴﴾ كَذَّبَتْ
بھی نہیں۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار (سب سے) غالب اور بڑا مہربان ہے۔ (یوں ہی)
قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ۚ﴿۱۰۵﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا
نوحؑ کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا کہ جب ان سے انکے بھائی نوحؑ نے کہا تم لوگ (خدا سے) کیوں نہیں

ع ۵ ۱۹

حضرت نوحؑ کا قصہ

جہنم میں گمراہ اور ان کے پیشواؤں کا مناظرہ

لہ منکر محمدؐ و آل محمدؐ کی دوستی اسی دن کام آئے گی ۱۲

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۰۷﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

ڈرتے۔ میں تو تمہارا یقینی امانت دار پیغمبر ہوں۔ تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی

اور میں اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ اجر تو مانگتا نہیں میری اُجرت تو بس سارے جہان کے

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ

پالنے والے (خدا) پر ہے۔ تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ وہ لوگ بولے جب کمینوں

لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قَالَ وَمَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا

(مزدوروں وغیرہ) نے (لالچ سے) تمہاری پیروی کر لی ہے تو ہم تم پر کیا ایمان لائیں۔ نوحؑ نے کہا یہ لوگ جو

یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰی رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ

کچھ کرتے تھے مجھے کیا خبر (اور کیا غرض) ان لوگوں کا حساب تو میرے پروردگار کے ذمہ ہے کاش تم (اتنی)

مَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۱۵﴾

سمجھ رکھتے۔ اور میں تو ایمانداروں کو اپنے پاس سے نکالنے والا نہیں۔ میں تو صرف (عذاب خدا سے) صاف

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِیْنَ ﴿۱۱۶﴾

صاف ڈرانے والا ہوں۔ وہ لوگ کہنے لگے اے نوحؑ اگر تم اپنی حرکت سے باز نہ آؤ گے تو تم پتھر سے سنگسار کر دیئے جاؤ گے

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾ فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ

(آخر) نوحؑ نے عرض کی پروردگار! میری قوم نے یقیناً مجھے جھٹلایا۔ تو اب تو میرے اور ان لوگوں کے درمیان

فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ وَمَنْ

ایک قطعی فیصلہ کر دے اور مجھے اور جو مومنین میرے ساتھ ہیں ان کو نجات دے۔ غرض ہم نے نوحؑ اور ان کے

مَّعَهٗ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ ﴿۱۲۰﴾

ساتھیوں کو جو بھری ہوئی کشتی میں تھے نجات دی۔ پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَ

بیشک اس میں بھی یقیناً ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں سے بہتیرے ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔ اور

النصف

إِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ

اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار (سب کا) غالب اور بڑا مہربان ہے۔ (اسی طرح قوم) عاد نے

الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾

پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی ہودؑ نے ان سے کہا کہ تم خدا سے کیوں نہیں ڈرتے۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٢٦﴾ وَ

میں تو یقیناً تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں تو تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور

مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ

میں تو تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری اُجرت تو بس سارے خدائی کے

الْعَالَمِينَ ﴿١٢٧﴾ أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾ وَ

پالنے والے (خدا) پر ہے تم کیا ہر اُونچی جگہ پر بے کار یادگاریں [1] بناتے پھرتے ہو اور بڑے بڑے محل

تَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿١٢٩﴾ وَإِذَا بَطَشْتُمْ

تعمیر کرتے ہو گویا تم ہمیشہ (یہیں) رہو گے۔ اور جب تم (کسی پر) ہاتھ ڈالتے ہو تو سرکشی

بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٣١﴾ وَاتَّقُوا

سے ہاتھ ڈالتے ہو۔ تو تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور اس سے

الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿١٣٢﴾ أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَ

ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جنہیں تم خوب جانتے ہو۔ (اچھا سنو!) اس نے تمہاری چارپایوں اور

بَنِينَ ﴿١٣٣﴾ وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٣٤﴾ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ

لڑکے بالوں اور باغوں اور چشموں سے مدد کی میں تو یقیناً تم پر ایک بڑے (سخت) روز کے عذاب

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣٥﴾ قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ

سے ڈرتا ہوں۔ وہ لوگ کہنے لگے خواہ تم نصیحت کرو یا نہ نصیحت کرو ہمارے

لَمْ تَكُنْ مِنَ الْوَاعِظِينَ ﴿١٣٦﴾ إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣٧﴾

واسطے (سب) برابر ہے یہ (ڈراوا) تو بس اگلے لوگوں کی عادت ہے حالانکہ ہم پر عذاب وغیرہ

[1] یہ لوگ بڑے بڑے قوی۔ اور سنگ تراشی کے اعلیٰ اُستاد تھے کہ پہاڑوں کو کاٹ کر قلعے اور مکانات بناتے گویا وہ ہمیشہ دُنیا ہی میں رہیں گے۔ یہی اس زمانہ کا بھی دستور ہے کہ جب کوئی بڑا آدمی مرجاتا ہے تو اس کی یادگار میں یا اس کا پتھر کا بُت بنایا جاتا ہے یا شاندار روضہ یا کوئی اور چیز بنائی جاتی ہے۔ گویا یہ لوگ کل من علیہا فان کے مضبوط کلیہ کو توڑنا چاہتے ہیں ساری دُنیا کے مالک بادشاہوں کا آج کوئی نام و نشان بھی نہیں جانتا۔ لاکھوں روپیہ کی لاگت کے مزار اور گنبد اور مکانات موجود ہیں اور ڈھئے جاتے ہیں مگر انکے بنانے والوں کو کوئی نہیں جانتا۔ ہر مصری کو دیکھ کر ہم میں ویسی عمدہ عمارت پائی نہیں جاتی اور باوجود یکہ اس پر کچھ لکھا ہوا بھی ہے مگر اصل بانی کی حالت کچھ تحقیق نہیں۔ رہے نام اللہ کا۔ یہ الٰہی خیال ہے۔ اور دُنیا کی ہوس کی تو کوئی انتہا نہیں۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِیْ

اب (کیا) نہیں جائیگا غرض ان لوگوں نے ہودؑ کو جھٹلایا تو ہمنے بھی انکو ہلاک کر ڈالا بیشک اس واقعہ میں

ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

یقینی ایک بڑی عبرت ہے۔ اور ان میں سے بہتیرے ایمان والے بھی نہ تھے اور اس میں شک نہیں کہ تمہارا

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

پروردگار یقیناً (سب پر) غالب (اور) بڑا مہربان ہے اسی طرح قوم ثمود نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب انکے بھائی

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾ اِنِّیْ لَكُمْ

صالحؑ نے ان سے کہا کہ تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے میں تو یقیناً تمہارا امانتدار پیغمبر

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾ وَمَاۤ

ہوں تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تو تم سے اس (تبلیغ رسالت)

اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ

پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری مزدوری تو بس ساری خدائی کے پالنے والے (خدا) پر

الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِیْ جَنّٰتٍ

ہے۔ کیا جو چیزیں یہاں (دنیا میں) موجود ہیں باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور چھوہارے

وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَتَنْحِتُوْنَ

جن کی کلیاں لطیف و نازک ہوتی ہیں ان ہی میں تم لوگ اطمینان سے (ہمیشہ کے لیئے) چھوڑ

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾

دیئے جاؤ گے اور (اسی وجہ سے) پوری مہارت اور تکلیف کے ساتھ پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر گھر بناتے ہو۔ تو خدا

وَلَا تُطِيْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِی

سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور زیادتی کرنیوالوں کا کہنا مانو جو روئے زمین پر فساد پھیلایا کرتے ہیں

الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾

اور خرابیوں کی اصلاح نہیں کرتے وہ لوگ بولے کہ تم پر تو بس جادو کر دیا گیا ہے (کہ ایسی باتیں کرتے ہو)

حضرت صالحؑ کا قصہ

مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ
تم بھی تو آخر ہمارے ہی ایسے آدمی ہو پس اگر تم سچے ہو تو کوئی معجزہ ہمارے پاس لا
الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ
(دکھاؤ۔ صالحؑ نے کہا۔ یہی اونٹنی معجزہ ہے ایک باری اسکے پانی پینے کی ہے اور ایک مقرر
شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ
دن تمہارے پانی پینے کا ہے اور اس کو کوئی تکلیف نہ پہنچانا ورنہ ایک بڑے سخت ازور کا عذاب تمہیں
عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾
لے ڈالے گا۔ اس پر بھی ان لوگوں نے اس کے پاؤں[1] کاٹ ڈالے اور اس کو مار ڈالا پھر خوب پشیمان
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ
ہوئے پھر انہیں عذاب نے لے ڈالا۔ بیشک اس میں یقیناً ایک بڑی عبرت ہے اور ان میں کے بہتیرے
اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾
ایمان لانے والے بھی نہ تھے اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار (سب پر) غالب (اور) بڑا
كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ
مہربان ہے۔ (اسی طرح) لوط کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی لوط نے ان سے کہا کہ تم (خدا
لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا
سے) کیوں نہیں ڈرتے۔ میں تو یقیناً تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں تو خدا سے ڈرو اور
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ
میری اطاعت کرو۔ اور میں تو تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ مزدوری بھی نہیں مانگتا میری
اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ
مزدوری تو بس سارے خدائی کے پالنے والے (خدا) پر ہے۔ کیا تم لوگ (شہوت پرستی کے لئے) سارے جہان کے
مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ
لوگوں میں مردوں ہی کے پاس جاتے ہو اور تمہارے واسطے جو بیبیاں تمہارے پروردگار نے پیدا کی ہیں انہیں

[1] سب سے پہلا چشمہ جو دنیا میں زمین پر جاری ہوا وہ یہی تھا جو حضرت صالحؑ کے واسطے نکلا اور اسی چشمہ میں ناقہ اور قوم صالحؑ کے پانی پینے کی باری مقرر ہوئی تھی۔ ۱۲

ع ۸ ۱۹ ۱۲

[2] پاؤں کے پیچھے ایڑی کے قریب جو پٹھے تنے ہوتے ہیں اُن کے کاٹ دینے کا نام کونچیں کاٹنا ہے اور اسی کو عربی میں عقر کہتے ہیں اس کے کاٹنے سے جانور چلنے پھرنے سے مجبور ہو جاتا ہے اور پڑے پڑے مر جاتا ہے مگر میں نے حاصل معنی کا ترجمہ کیا ہے۔ ۱۲

حضرت لوط کا قصہ

أَزْوَاجِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿١٦٦﴾ قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ

چھوڑے دیتے ہو (یہ کچھ نہیں) بلکہ تم لوگ حد سے گزر جانے والے آدمی ہو۔ ان لوگوں نے کہا اے لوط اگر تم باز نہ

يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿١٦٧﴾ قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ

آؤ گے تو تم ضرور نکال باہر کر دیئے جاؤ گے۔ لوط نے کہا میں یقیناً تمہاری (ناشائستہ) حرکت سے بیزار

مِنَ الْقَالِينَ ﴿١٦٨﴾ رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿١٦٩﴾

ہوں (اور دعا کی) اے پروردگار! جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں اس سے مجھے اور میرے گھر کے لوگوں کو نجات دے۔

فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٧٠﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٧١﴾

تو ہم نے انکو اور انکے سب گھر کے لوگوں کو نجات دی مگر (لوط کی) بوڑھی عورت کہ وہ پیچھے رہ گئی (اور ہلاک

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٧٢﴾ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ

ہوئی) پھر ہم نے ان لوگوں کو ہلاک کر ڈالا۔ اور ان پر ہم نے (پتھروں کا) مینہ برسایا۔ تو جن لوگوں کو (عذاب

فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿١٧٣﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا

خدا سے) ڈرایا گیا تھا ان پر کیا بری بارش ہوئی۔ بیشک اس واقعہ میں بھی ایک بڑی عبرت ہے۔ اور ان میں

كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٧٤﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

کے بہتیرے ایمان لانے والے ہی نہ تھے۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ تمہارا پروردگار یقیناً (سب پر) غالب

الرَّحِيمُ ﴿١٧٥﴾ كَذَّبَ أَصْحَابُ لْأَيْكَةِ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٧٦﴾ إِذْ

(اور) بڑا مہربان ہے۔ اسی طرح جنگل کے رہنے والوں نے (میرے) پیغمبروں کو جھٹلایا۔ جب شعیبؑ نے ان

قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٧٧﴾ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ

سے کہا کہ تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے۔ میں تو بلاشبہ تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں۔ تو

أَمِينٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٧٩﴾ وَمَا أَسْأَلُكُمْ

خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اور میں تو تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کچھ مزدوری

عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٨٠﴾

بھی نہیں مانگتا۔ میری مزدوری تو بس سارے خدائی کے پالنے والے (خدا) کے ذمہ ہے تم (جب

لہ حضرت شعیبؑ بنی مدین کے خاندان کے تھے اسی وجہ سے اور پیغمبروں کی طرح آپ کو بھی مدین والوں کا بھائی کہہ کر نہیں فرمایا۔ ہاں آپ مدین والوں کے ہم خاندان تھے۔ اسی وجہ سے خدا نے دوسری جگہ فرمایا ہے۔ والی مدین اخاھم شعیبا۔ ۱۲

حضرت شعیبؑ کا قصہ

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَزِنُوْا

کوئی چیز ناپ کر دو تو پورا پیمانہ دیا کرو اور نقصان (کم دینے والے) نہ بنو۔ اور تم (جب تولو تو) ٹھیک

بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ

ترازو سے (ڈنڈی سیدھی رکھ کر) تولو۔ اور لوگوں کو ان کی چیزیں (جو خریدیں) کم نہ دیا کرو اور

وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ وَاتَّقُوا الَّذِىْ

روئے زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اور اس (خدا) سے ڈرو جس نے

خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ

تمہیں اور اگلی خلقت کو پیدا کیا۔ وہ لوگ کہنے لگے تم پر تو بس جادو کر دیا گیا ہے (کہ ایسی

الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ

باتیں کرتے ہو) اور تم تو ہمارے ہی ایسے ایک آدمی ہو اور ہم لوگ تو تم کو جھوٹا ہی

لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ

سمجھتے ہیں تو اگر تم سچے ہو تو ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾ قَالَ رَبِّىْٓ اَعْلَمُ بِمَا

گرا دو۔ شعیبؑ نے کہا جو کچھ تم لوگ کرتے ہو میرا پروردگار

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ

خوب جانتا ہے۔ غرض ان لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا تو انہیں سائبان[۱] (ابر) کے

اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

عذاب نے لے ڈالا اس میں شک نہیں کہ یہ (بھی) ایک بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا۔ اس میں شک نہیں کہ

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

اس میں (سمجھ داروں کے لئے) ایک عبرت ہے اور انکی بہتیرے ایمان لانیوالے نہیں تھے۔ اور بیشک تمہارا پروردگار یقیناً

الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ

(سب پر) غالب (اور) بڑا مہربان ہے۔ اور (اے رسولؐ) بیشک (قرآن) سارے جہان کے پالنے والے (خدا) کا اتارا ہوا ہے

[۱] سائبان کی طرح بادل ان پر چھا گیا۔ اور پھر اس میں سے آگ اور بجلی نکلی اور اس نے سب کو جلا کر خاک کر دیا۔

قرآن کی حقیقت

الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

جسے رُوح الامین (جبرئیلؑ) صاف عربی زبان میں لیکر تمہارے دل پر نازل ہوئے ہیں تاکہ تم بھی (اور پیغمبروں

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

کی طرح لوگوں کو عذاب خدا سے) ڈراؤ۔ اور بیشک اسکی خبر اگلے پیغمبروں کی کتابوں میں (بھی موجود ہے۔ کیا

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾

اُنکے لیے یہ کوئی (کافی) نشانی نہیں ہے کہ اسکو علمائے[1] بنی اسرائیل جانتے ہیں۔ اور اگر ہم اس قرآن کو

وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ

کسی دوسری زبان والے پر نازل کرتے اور وہ اُن عربوں کے سامنے اس کو پڑھتا تو بھی یہ لوگ اس پر ایمان لانے

مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ

والے نہ تھے۔ اسی طرح ہم نے (گویا خود) اس انکار کو گنہگاروں کے دلوں میں راہ دی کہ یہ

الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ

لوگ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں گے اس پر ایمان نہ لائیں گے کہ وہ یکایک اس حالت

الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ فَيَقُوْلُوْا

میں اُن پر آپڑے گا کہ انھیں خبر بھی نہ ہوگی (مگر جب عذاب نازل ہوگا) تو وہ

هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ اَفَرَءَيْتَ

لوگ کہیں گے کہ ہمیں اس وقت کچھ مہلت مل سکتی ہے۔ تو کیا یہ لوگ ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں

اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾

۔ تو کیا تمنے غور کیا کہ اگر ہم انکو برسہا برس چین کرنے دیں اس کے بعد جس (عذاب) کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے

مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾ وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ

ان کے پاس آپہنچے تو جن چیزوں سے یہ لوگ چین کیا کرتے تھے کچھ بھی کام نہ آئیگی۔ اور ہم نے کسی بستی

اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾ ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۰۹﴾

کو بغیر اس کے ہلاک نہیں کیا کہ اسکے سمجھانے کو (پہلے سے) ڈرانے والے (پیغمبر بھیج دیئے) تھے۔ اور ہم

[1] یہ عبداللہ بن سلام وغیرہ ہیں کہ آپکے اوصاف توریت وغیرہ میں دیکھ کر مسلمان ہوگئے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ نے اس آیت کے نزول کا یہ سبب بیان کیا ہے کہ مشرکین مکہ نے مدینہ کے یہودیوں سے کچھ ابھیجا تھا کہ محمدؐ نے نبوت کا دعوے کیا ہے ان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے' ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے ان کے اوصاف توریت میں پڑھے ہیں اور یہی ان کے پیغمبر ہونے کا زمانہ ہے ۱۲

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا
ظالم نہیں ہیں۔ اور اس قرآن کو شیاطین لیکر نہیں نازل ہوئے اور یہ کام نہ تو ان کے لیئے مناسب تھا
يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا
اور نہ وہ کر سکتے تھے۔ بلکہ وہ تو (وحی کے) سننے سے محروم ہیں۔ تو (اے رسولؐ) تم خدا کے ساتھ
تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾ وَ
کسی دوسرے معبود کی عبادت نہ کرو ورنہ تم بھی مبتلائے عذاب کیئے جاؤ گے۔ اور
اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ
(اے رسولؐ) تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو (عذاب خدا سے[1]) ڈراؤ اور جو مومنین تمہارے پیرو ہو گئے
لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۱۵﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ
ہیں ان کے سامنے اپنا بازو جھکاؤ (تواضع کرو)۔ پس اگر لوگ تمہاری نافرمانی کریں تو تم (صاف صاف)
اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۲۱۷﴾
کہدو کہ میں تمہارے کرتوتوں سے بری الذمہ ہوں۔ اور تم اس (خدا) پر جو (سب سے) غالب اور بڑا مہربان ہے
الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿۲۱۹﴾
بھروسہ رکھو کہ جب تم (نماز تہجد میں) کھڑے ہوتے ہو اور سجدہ کرنے والوں کی جماعت) میں تمہارا پھرنا (اٹھنا
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۲۲۰﴾ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ
بیٹھنا سجدہ رکوع وغیرہ سب) دیکھتا ہے۔ بیشک وہ بڑا سننے والا واقفکار ہے۔ کیا میں[2] تمہیں بتادوں کہ
الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾ يُّلْقُوْنَ
شیاطین کن لوگوں پر نازل ہوا کرتے ہیں (لو سنو) یہ لوگ ہر جھوٹے بدکردار پر نازل ہوا کرتے ہیں۔ جو (فرشتوں کی
السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ
باتوں پر) کان لگائے رہتے ہیں (کہ کچھ سن پائیں) حالانکہ انمیں اکثر تو (بالکل) جھوٹے ہیں۔ اور شاعر[3] کی
الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾
پیروی تو گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ جنگل جنگل سرگرداں مارے مارے پھرتے ہیں

[1] صاحب تفسیر معالم التنزیل نے اس آیت کی شان نزول میں یہ روایت ابن عباسؓ سے ذکر کی ہے وہ کہتے ہیں مجھ سے حضرت علیؑ نے بیان کیا کہ جب آیت نازل ہوئی تو حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا خدا کا ایسا حکم ہے مگر چونکہ میں جانتا تھا کہ ان لوگوں کو اس حکم کے سنانے سے رنج کے سوا کوئی فائدہ نہ ہوگا، اسوجہ سے میں ساکت تھا۔ مگر پھر دوبارہ جناب حکم آیا ہے اب کوئی چارہ نہیں تو تم کچھ روٹی، بکرے کی ایک ران اور تھوڑے سے دودھ کا سامان کر رکھو۔ جب شکم سیر ہوئی تو آپ نے قریش میں عباس حمزہ ابولہب وغیرہ چالیس آدمیوں کو بلا بھیجا اور وہ کھانا ان کے سامنے رکھا گیا۔ آپ نے پہلے اپنا ہاتھ لگا دیا اس کے بعد ان سے کھانے کو فرمایا سب کے سب کھا کر سیر ہو گئے حالانکہ وہ کھانا بظاہر ایک آدمی سے زیادہ کے کھانے کا نہ تھا اب آپ نے چاہا کہ کچھ بات کریں کہ ابولہب مردود نے بات کاٹ کر کہا کہ تمہارے صاحب نے بڑا سخت جادو کیا ہے یہ سننا تھا کہ سب کے سب چلدیئے۔ دوسرے دن پھر حضرتؐ نے اسی سامان کا حکم دیا اور کھانے کے بعد آپ نے فرمایا اے فرزندان عبدالمطلب میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی نیکی لیکر آیا ہوں اور اچھی خبر لایا ہوں کہ اسکے قبل کوئی تمہارے پاس نہیں لایا اور مجھے خدا نے تمہیں اس کی طرف دعوت کا حکم دیا تو تم میں سے کون ایسا ہے جو میرا وزیر بنے اور میرے کام میں میری مدد کرے تاکہ وہ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ تمہارے درمیان ہو کسی نے کوئی جواب نہ دیا مگر حضرت علیؑ نے عرض کی میں یا رسول اللہ اسی طرح حضرتؐ نے تین مرتبہ فرمایا اور ہر بار حضرت علیؑ کے کسی نے جواب دیا تب آپ نے فرمایا تو ہی میرا وزیر میرا وصی میرا بھائی میرا خلیفہ ہے اور یہ روایت بالخلاف الفاظ تفسیر درمنثور مسند احمد بن حنبل ریاض النضرہ وغیرہ کتب اہل سنت میں بھی مذکور ہے۔

[2] مشرکین مکہ حضرتؐ پر یہ بھی الزام لگاتے تھے کہ شیطان انکے تابع ہے اور انہیں غیب کی خبریں

(باقی بر صفحہ ۶۰۰)

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

اور یہ لوگ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کبھی کرتے نہیں مگر (ہاں) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا

کیے اور کثرت سے خدا کا ذکر کیا کرتے ہیں اور جب اُن پر ظلم کیا جا چکا اس کے بعد انہوں نے بدلہ لیا۔ اور

ظُلِمُوْا ؕ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۝

جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس جگہ لوٹائے جائیں گے۔

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ (۴۸) (۲۷)

اٰیاتہا ۹۳ رکوعاتہا ۷

سورۂ نمل مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ترانوے آیتیں اور سات رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۝ هُدًى

طٰسٓ۔ یہ قرآن اور واضح و روشن کتاب کی آیتیں ہیں (یہ) ان ایمانداروں کے

وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ

لیے (از سرتاپا) ہدایت اور (جنت کی) خوشخبری ہے جو نماز کو پابندی سے ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیا

يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اِنَّ

کرتے ہیں اور یہی لوگ آخرت (قیامت) کا بھی یقین رکھتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ

جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (گویا) ہم نے خود ان کی کارستانیوں کو (ان کی نظر میں) اچھا

فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ

کر دکھایا ہے تو یہ لوگ بھٹکتے پھرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے (قیامت میں) برا عذاب

الْعَذَابِ وَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝

ہے اور یہی لوگ آخرت میں سب سے زیادہ گھاٹا اٹھانے والے ہیں۔

(بقیہ از صفحہ گذشتہ) بتایا کرتا ہے اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی مطلب یہ ہے کہ جن کو شیطان تعلیم دیتا ہے وہ تو جھوٹ سچ اُگل کی باتیں کیا کرتے ہیں اور رسول تو سچ کے سوا بولتا ہی نہیں ۱۲ اس سے مراد وہی شعراء ہیں جو مخترب اخلاق باتیں نظم کرتے ہیں اور بیہودہ خیالات پھیلاتے ہیں۔ ورنہ حکیمانہ خیالات کا نظم کرنا، حمد و نعت و مدح ائمہ میں شعر کہنا تو نہایت ممدوح اور موجب ثواب ہے۔ (حاشیہ صفحہ ھذا)

۱ اس سورہ میں قرآن کی حقیقت، مومنین کی مدح، کفار کی مذمت، حضرت موسیٰ کا تذکرہ، حضرت داؤد و سلیمان کا قصہ، یحییٰ کی کہانی، بلقیس کا افسانہ، حضرت صالح کا ذکر، حضرت لوط کی حکایت، خدا کی قدرت، قرآن کا آسمانی کتاب ہونا، حضرت کی رسالت، خدا کی عبادت وغیرہ مذکور ہے۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

الجزء التاسع

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ۝ اِذْ قَالَ

اور (اے رسول) تم کو تو قرآن ایک بڑے واقف کار حکیم کی بارگاہ سے عطا کیا جاتا ہے۔ (وہ واقعہ یاد دلاؤ) جب

مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ۭ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ

موسیٰ نے اپنے لڑکے بالوں سے کہا کہ میں نے (اپنی بائیں طرف) آگ دیکھی ہے (ایک دفعہ ٹھہرو تو) میں وہاں سے

اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَهَا

کچھ (راہ کی) خبر لاؤں یا تمہیں ایک سلگتا ہوا آگ کا انگارا لاؤں تاکہ تم تاپو۔ غرض جب موسیٰ اس آگ کے

نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ

پاس آئے تو ان کو آواز آئی کہ مبارک ہے وہ جو آگ میں (تجلی دکھاتا) ہے اور جو اس کے گرد ہے۔ اور وہ خدا

اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

جو سارے جہان کا پالنے والا ہے (ہر عیب سے) پاک و پاکیزہ ہے۔ اے موسیٰ اس میں شک نہیں کہ میں زبردست

وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا

حکمت والا ہوں اور (ہاں) اپنی چھڑی تو زمین پر ڈال دو تو جب موسیٰ نے اس کو دیکھا کہ وہ اس طرح لہرا رہی ہے گویا وہ

وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰٓى لَا تَخَفْ ڰ اِنِّىْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ

زندہ اژدہا ہے تو پچھلے پاؤں بھاگ چلے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا (تو ہم نے کہا) اے موسیٰ ڈرو نہیں ہمارے پاس

الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْۗءٍ

تو پیغمبر لوگ ڈرا نہیں کرتے (نہ مطمئن ہو جاتے ہیں) مگر جو شخص گناہ کرے پھر گناہ کے بعد اسے نیکی (توبہ)

فَاِنِّىْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ

سے بدل دے تو البتہ میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں۔ (ہاں) اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں تو ڈالو کہ وہ سفید براق

بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ڭ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ

ہو کر بے عیب نکل آئے گا (یہ دو معجزے) منجملہ نو معجزات کے ہیں (جو تم کو ملیں گے تم) فرعون اور اس کی قوم کے

قَوْمِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا

پاس جاؤ کیونکہ وہ بدکار لوگ ہیں۔ تو جب ان کے پاس ہمارے آنکھیں کھول دینے والے معجزے

حضرت موسیٰ کا قصہ

انبیاء ابتدائے عمر سے آخر تک معصوم ہوتے ہیں کوئی گناہ ان سے عمداً یا سہواً صغیرہ یا کبیرہ سرزد نہیں ہوتا ہاں بعض پیغمبروں سے ترک اولےٰ ضرور ہوا ہے جسے گناہ تو کیا مکروہ بھی نہیں کہہ سکتے اور توبہ و استغفار نبوت اور عبودیت کی شان ہے جس کے رتبہ میں سوا ان کو سوا مشکل ہے ۱۲

مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا

آئے تو کہنے لگے یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔ اور باوجودیکہ ان کے دل کو ان معجزات کا یقین تھا مگر

وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ

پھر بھی ان لوگوں نے سرکشی اور تکبر سے ان کو نہ مانا۔ تو (اے رسول) دیکھو کہ (آخر) مفسدوں کا

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ

انجام کیا ہوا۔ اور اس میں شک نہیں کہ ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو علم عطا کیا

سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى

اور دونوں نے (خوش ہوکر) کہا خدا کا شکر ہے جس نے ہمکو اپنے بہتیرے ایماندار بندوں پر فضیلت

كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ

دی۔ اور علم و حکمت جائداد منقولہ غیر منقولہ سب میں) سلیمانؑ داؤدؑ کے وارث ہوئے اور کہا لوگو ہم کو

وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ

(خدا کے فضل سے) پرندوں کی بولی بھی سکھائی گئی ہے اور ہمیں (دنیا کی) ہر چیز عطا کی گئی ہے اس

كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَحُشِرَ

میں شک نہیں کہ یہ یقینی (خدا کا) صریحی فضل و کرم ہے۔ اور سلیمانؑ کے سامنے ان

لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ

کے لشکر جنات اور آدمی اور پرند سب جمع کیے جاتے تھے تو وہ سب کے سب (مثل مثل) کھڑے

فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ

کیے جاتے تھے۔ (غرض اس طرح لشکر چلتا) یہانتک کہ جب (ایکدن) چیونٹیوں کے میدان میں آنکلے

قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا

تو ایک چیونٹی بولی اے چیونٹیو اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ سلیمانؑ اور ان کا

يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾

لشکر تمہیں روند ڈالے اور انہیں اس کی خبر بھی نہ ہو۔ تو سلیمانؑ اس کی اس بات

۱ حضرت داؤدؑ کے انیس بیٹے تھے اور ان میں سے ہر ایک تخت و سلطنت کا وعدیدار تھا آخر جب حضرت داؤدؑ کی وفات کا زمانہ قریب آیا تو ایک نامہ سربمہر حضرت داؤدؑ کے پاس آسمان سے نازل ہوا جس میں چند سوالات تھے۔ اور یہ حکم تھا کہ جو ان کا جواب دے وہی تمہارا جانشین ہوگا۔ غرض تمام امرائے سلطنت و امرائے شہر جمع ہوئے اور سب بیٹوں سے وہ سوالات کئے گئے اور حضرت سلیمانؑ کے سوا کوئی جواب نہ دے سکا آخر سب لوگ آپکی فضیلت کے مقر ہوئے اور آپ ہی جانشین و بادشاہ قرار پائے اور دوسرے روز حضرت داؤدؑ نے انتقال فرمایا۔ اور حضرت سلیمانؑ نے سات سو برس چھ مہینے سلطنت کی ۱۲

۲ حضرت سلیمانؑ کے لشکر کی تعداد تو معلوم نہیں مگر ایک روایت میں اتنا دیکھا گیا ہے کہ آپ کا لشکر سو کوس میں رہتا تھا پچیس کوس میں آدمی پچیس کوس میں جنات پچیس کوس میں پرند پچیس کوس میں چوپائے حل جلالہ ۱۲ ۳ یہ خیال کہ چیونٹی کو آواز ہی نہیں ہوتی پھر بولنا کیسا۔ محض لغو ہے کیونکہ ہمارا کسی آواز کو نہ سننا اس کے نہ ہونے کی ہرگز دلیل نہیں ہو سکتی۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ اس کی ایسی خفیف آواز ہوتی ہو جس کی ہوا کا موج ہمارے کان تک نہ پہنچتا ہو۔ اس کے علاوہ جب خدا درخت سے آواز کو پیدا کرتا ہے تو چیونٹی سے جو جاندار چیز ہے آواز کا پیدا کرنا کیا دشوار ہے پھر سر سید کا یہ کہنا کہ چیونٹی سے شہزادی ملوہے کتنا مقل و قیاس سے دور اور خواہ مخواہ کی تاویل ہے افسوس انہوں نے اتنا بھی خیال نہ کیا کہ اس آواز پر حضرت سلیمانؑ کا ہنسنا جو تعجب کی وجہ سے فطرتاً ہوا کرتا ہے اگر شہزادی بولتی تو بے محل تھا کیونکہ شہزادی کا بولنا تعجب خیز بات نہیں اور پھر آپ کا شکر کرنا اور اس تاویل کے زیادہ خلاف ہے

حضرت داؤدؑ و سلیمانؑ کا تذکرہ

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ

سے مسکرا کر ہنس پڑے اور عرض کی پروردگار مجھے توفیق عطا فرما کہ جیسی جیسی نعمتیں تو نے

اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ

مجھ پر اور میرے والدین پر نازل فرمائی ہیں میں (ان کا) شکریہ ادا کروں اور میں ایسے

اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ

نیک کام کروں جسے تو پسند فرمائے اور تو اپنی خاص مہربانی سے مجھے اپنے نیکوکار بندوں میں

الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى

داخل فرما اور سلیمان نے پرندوں (کے لشکر) کی حاضری لی تو کہنے لگے کہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو

الْهُدْهُدَ ۫ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآىِٕبِيْنَ ﴿۲۰﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا

(اسکی جگہ پر) نہیں دیکھتا یا (واقع میں) وہ کہیں غائب ہے۔ (اگر ایسا ہے تو) میں اُسے سخت سزا

شَدِيْدًا اَوْ لَاَاْذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۱﴾

دوں گا یا (نہیں تو) اُسے ذبح ہی کر ڈالوں گا یا وہ (اپنی بے گناہی کی) کوئی صاف دلیل میرے پاس پیش کرے

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ

غرض سلیمانؑ نے تھوڑی ہی دیر توقف کیا تھا کہ ہدہد آ گیا (تو اس نے عرض کی مجھے وہ بات معلوم ہوئی ہے جو

جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً

ابتک حضور کو بھی معلوم نہیں ہے اور میں آپکے پاس شہر سبا سے ایک تحقیقی خبر لیکر آیا ہوں میں نے ایک

تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾

عورت کو دیکھا جو وہاں کے لوگوں پر سلطنت کرتی ہے اور اُسے (دُنیا کی) ہر چیز عطا کی گئی ہے اور اس کا

وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ

ایک بہت بڑا تخت ہے ۱۲ منہ میں نے خود ملکہ کو اور اس کی قوم کو دیکھا کہ وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ

اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ

کرتے ہیں اور شیطان نے انکی کرتوتوں کو (ان کی نظر میں) اچھا کر دکھایا ہے اور انکو راہ راست سے روک رکھا ہے تو

۱۲ یہ شہر سبا کی شہزادی تھیں اور انہیں کا بلقیس نام تھا اور یہ شراحیل بن ملک بن نیان کی بیٹی تھیں ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

۱۲ یہ تخت طول و عرض اور اونچائی میں تیس تیس گز تھا، اور چاندی سونے سے بنایا گیا تھا جا بجا قیمتی جواہرات جڑے ہوئے تھے اس کے اوپر کے حصے میں سات خانے تھے جن میں بڑے بڑے موتی لٹکتے تھے اس کے چاروں پائے یاقوت، زمرد، پکھراج اور موتی کے تھے ۱۲

بلقیس کا قصہ

السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ۝٢٤ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ

انہیں (اتنی سی بات بھی) نہیں سوجھتی کہ وہ لوگ خدا ہی کو سجدہ کیوں نہیں کرتے جو آسمان اور زمین

يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ

کی پوشیدہ باتوں کو ظاہر کر دیتا ہے اور تم لوگ جو کچھ چھپا کر یا ظاہر کر کے کرتے ہو سب

وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝٢٥ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

جانتا ہے۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی (اتنے) بڑے عرش کا

الْعَظِيْمِ ۝٢٦ قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ

مالک ہے۔ (غرض) سلیمانؑ نے کہا ہم ابھی دیکھتے ہیں کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹا ہے

الْكٰذِبِيْنَ ۝٢٧ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ

(اچھا) ہمارا یہ خط لے کر جا، اور اس کو ان لوگوں کے سامنے ڈال دے پھر ان کے پاس

تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ۝٢٨ قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا

سے ہٹ جانا پھر دیکھتے رہنا کہ وہ لوگ آخر کیا جواب دیتے ہیں۔ (غرض ہدہد نے ملکہ کے پاس

اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ۝٢٩ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ

خط پہنچا دیا) تو ملکہ بولی اے (میرے دربار کے) سردارو یہ ایک واجب الاحترام خط میرے پاس ڈالا گیا ہے یہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٣٠ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝٣١

سلیمانؑ کی طرف سے ہے (اسکا مضمون) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (اور مضمون) یہ ہے کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور میرے سامنے

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً

فرمانبردار بن کر حاضر ہو۔ تب ملکہ (بلقیس) بولی اے میرے دربار کے سردارو تم میرے اس معاملہ میں مجھے رائے دو کیونکہ

اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۝٣٢ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا

میرا تو یہ قاعدہ ہے کہ جبتک تم لوگ میرے سامنے موجود نہ ہو (مشورہ نہ دے دو) میں کسی امر میں قطعی فیصلہ نہیں کیا کرتی۔

بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ۝٣٣

ان لوگوں نے عرض کی ہم بڑے زور آور اور بڑے لڑنے والے ہیں اور (آئندہ) ہر امر کا آپ کو اختیار ہے تو جو آپ حکم دیں خود

ع ۲ ۱۴

۱۲ اس خط کی شان سے بلقیس نے سمجھا کہ یہ کسی عظیم الشان بادشاہ کا خط ہے کیونکہ اس کی عظمت اس سے ظاہر تھی کہ پرندے تک اسکے تابع فرمان ہیں اور اس سے اس کے دل پر رعب بیٹھ گیا۔ ۱۲

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَ

اچھی طرح (اس کے انجام پر) غور کرلیں ملکہ نے کہا بادشاہوں کا قاعدہ ہے کہ جب کسی بستی میں (بزور فتح) داخل ہوتے ہیں

جَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝۳۴ وَاِنِّيْ

تو اس کو اجاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے معزز لوگوں کو ذلیل و رسوا کر دیتے ہیں۔ اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے۔ اور میں ان کے

مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۳۵

پاس (ایلچیوں کی معرفت) کچھ تحفہ[1] بھیج کر دیکھتی ہوں کہ ایلچی لوگ کیا جواب لاتے ہیں۔ غرض جب بلقیس کا ایلچی

فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ

(تحفہ لے کر) سلیمانؑ کے پاس آیا تو سلیمانؑ نے کہا کیا تم لوگ مجھے مال کی مدد دیتے ہو تو خدا نے جو (مال و دنیا)

اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۝۳۶

مجھے عطا کیا ہے وہ (مال) اس سے جو تمہیں بخشا ہے کہیں بہتر ہے (میں تو نہیں) بلکہ تمہیں لوگ اپنے

اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَ

تحفے تحائف سے خوش ہوا کرو (پھر تحفہ لانیوالے سے کہا) تو انہی لوگوں کے پاس جا۔ ہم تو یقیناً ایسے لشکر سے

لَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝۳۷ قَالَ يٰٓاَيُّهَا

انپر چڑھائی کریں گے جس کا اس سے مقابلہ نہ ہو سکے گا اور ہم ضرور انہیں وہاں سے ذلیل و خوار کر کے نکال باہر کریں گے

الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝۳۸

وہ رسوا[2] ہوں گے۔ (جب وہ جا چکا تو) سلیمانؑ نے اپنے اہل دربار سے کہا اے میرے درباریو تم میں سے کون ایسا ہے جو قبل اس کے کہ وہ

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ

میرے سامنے فرمانبردار بنکر آویں ملکہ کا تخت میرے پاس لے آئے (اس پر) جنوں میں سے ایک دیو بول اٹھا کہ قبل اسکے حضور (دربار

تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ۝۳۹

برخاست کرکے اپنی جگہ سے اٹھیں میں تخت آپکے پاس لے آؤنگا اور میں یقیناً اس کا بوجھ رکھتا ہوں اور ذمہ دار ہوں

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ

(اسپر ابھی سلیمانؑ کچھ کہنے نہ پائے تھے کہ) وہ شخص[3] (آصف بن برخیا جسکے پاس کتاب (خدا) کا کسی قدر علم تھا بولا

[1] اس تحفہ میں پانچ سو غلام زنانہ لباس اور زیورات طلائی اور جواہرات سے آراستہ اور پانچ سو لونڈیاں مردانہ لباس اور سنہری جڑاؤ زین کے گھوڑوں پر سوار سونے چاندی کی ایک ایک ہزار اینٹیں ایک ہزار عربی گھوڑے جڑاؤ زین کے ساتھ ایک جڑاؤ تاج اور مشک و عنبر اور ناسفتہ موتیوں کے ڈبے تھے۔ یہ سب سامان منذر بن عمرو کے ساتھ روانہ کیا۔ اور ہدہد کو پہلے روانہ کر دیا۔ اور امتحان یہ تھا کہ اگر دنیاوی بادشاہ ہیں تو لے لیں گے ورنہ واپس کر دینگے اور یہ بھی پہچان لیں گے کہ لونڈی کون ہے اور غلام کون اور ناسفتہ موتیوں میں سے ایسی چیز سے سوراخ کرا دینگے جو نہ آدمی ہو نہ جن۔ غرض جب ہدہد نے آکر خبر دی تو آپ نے بھی اپنے دربار کی آراستگی کا حکم دیا اور وہ یوں مرتب ہوا کہ سات کوس کے طولانی میدان میں چاندی سونے کی اینٹیں بچھیں اس پر موتی اور یاقوت کا جڑاؤ فرش بچھا تھا اور یمانی گھوڑے مختلف رنگوں کے جڑاؤ زین سے سجے ہوئے منگائے گئے جو منذر کے آنے کا دن تھا اس دن تخت میں تخت شاہی رکھا گیا اس پر چار ہزار طلائی و نقرئی کرسیاں بچھائی گئیں فضلاء علماء ان پر بٹھائے گئے سب سے آگے آدمیوں اس کے بعد پریوں پھر دیوؤں پھر چوپایوں کے لشکر صف بستہ کھڑے ہوئے پھر پرندوں نے اپنے پروں کا سایہ کیا۔ غرض اس سامان سے حضرت سلیمانؑ جلوہ فرما ہوئے۔ جب منذر آیا تو یہ سامان دیکھ کر اپنے ہدیہ پر سخت نادم ہوا۔ پھر آپ نے سب سوالوں کے جوابات دیئے دیکھ سے موتی میں سوراخ کرایا، لونڈیوں غلاموں کو پہچانا اور پھر سب ہدیئے واپس کئے۔ ۱۲

[2] غرض بلقیس نے اطاعت قبول کی اور اپنا قاصد روانہ کیا اور خود بارہ ہزار امیروں اور پورے لشکر کے ساتھ روانہ ہوئی اور اپنے تخت کو سات کوٹھریوں کے اندر بند کیا اور اس پر نگہبان مقرر کر دیئے۔ ۱۲ [3] یہ حضرت سلیمانؑ کے بھانجے وزیر خلیفہ اور ولیعہد آصف بن برخیا تھے جنہیں حضرت سلیمانؑ نے اسم اعظم تعلیم کیا تھا اور اسی کی بدولت طرفۃ العین میں سینکڑوں کوس سے تخت بلقیس منگوا دیا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا

کریں آپکی پلک جھپکنے سے بھی پہلے تخت کو آپکے پاس حاضر کیے دیتا ہوں (بس اتنے ہی میں وہ آگیا) تو جب سلیمانؑ نے اسے

عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۖ لِیَبْلُوَنِیْۤ

اپنے پاس موجود پایا تو کہنے لگے یہ محض میرے پروردگار کا فضل و کرم ہے تاکہ وہ میرا امتحان لے کہ میں اس کا شکر کرتا

ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ

ہوں۔ یا ناشکری کرتا ہوں۔ اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو وہ اپنی ہی بھلائی کے لیے شکر کرتا ہے اور جو

وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ۝۴۰ قَالَ نَكِّرُوْا

شخص ناشکری کرتا ہے تو (یاد رکھے) میرا پروردگار یقیناً بے پروا اور سخی ہے۔ (اس کے بعد) سلیمانؑ

لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْۤ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ

نے کہا کہ اس کے تخت میں (اس کی عقل کے امتحان کیلئے) تغیر و تبدل کر دو تاکہ ہم دیکھیں کہ پھر بھی وہ سمجھ رکھتی ہے

لَا یَهْتَدُوْنَ ۝۴۱ فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ

یا ان لوگوں میں ہے جو سمجھ نہیں رکھتے (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) پھر جب بلقیس (سلیمانؑ کے پاس) آئی تو پوچھا گیا کہ تمہارا

قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا

تخت بھی ایسا ہی ہے وہ بولی گویا یہ وہی ہے (پھر کہنے لگی کہ) ہم کو تو اس سے پہلے ہی (آپکی نبوت) معلوم ہو گئی تھی اور ہم تو

مُسْلِمِیْنَ ۝۴۲ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ

آپکے فرمانبردار تھے ہی۔ اور خدا کے سوا جسے وہ پوجتی تھی سلیمانؑ نے اس سے اسکو روک دیا

اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ۝۴۳ قِیْلَ لَهَا

کیونکہ وہ کافر قوم کی تھی (اور آفتاب کو پوجتی تھی)۔ پھر اس سے کہا گیا کہ آپ اب محل میں چلیئے

ادْخُلِی الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ

تو جب اس نے محل (میں شیشہ کے فرش) کو دیکھا تو اس کو گہرا پانی سمجھی (اور گزرنے کیلئے اسطرح اپنے پائنچے

عَنْ سَاقَیْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ ؕ

اٹھائے کہ اپنی دونوں پنڈلیاں کھولدیں سلیمانؑ نے کہا تم ڈرو نہیں) یہ (پانی نہیں ہے) محل ہے جو شیشوں سے منڈھا

۱۱ یعنی اگر اس پر بھی وہ پہچان لے گی تو سمجھا جائیگا کہ عقل رکھتی ہے جس سے اس کے روبرہ ہونے کی امید کی جاسکتی ہے۔

۱۲ چونکہ دیووں نے اس خیال سے کہ مبادا حضرت اس پر عاشق ہو جائیں یہ نکتہ چینی کی تھی کہ اسکے پاؤں گدھے کے سے ہیں اور انگلیاں بھی نذر دیں اس وجہ سے آپنے نہایت عاقل و دانا پاکر اس کی پنڈلیوں کو دیکھنا چاہا اور ایک شیشے کا محل بنوایا اور اس کا صحن بھی اور صحن میں شیشے کے نیچے پانی بھروا دیا اور اسمیں مچھلیاں چھوڑوا دیں اور اس پر ہو کر چلنے کا حکم دیا، وہ سمجھی کہ پانی ہے اور پائنچے اٹھائے اور آپنے پنڈلیوں میں بال دیکھے تو جنوں کے مشورہ سے حمام بنا اور ہر قسم کے اور پتوں سے نورہ کی ایجاد ہوئی۔ ۱۲

قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ

ہوا ہے (اسوقت تنبیہ ہوئی اور عرض کی پروردگار میں نے آفتاب کو پوجکر یقیناً اپنے اوپر آپ ظلم کیا اور اب

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ

میں سلیمانؑ کے ساتھ سارے جہان کے پالنے والے خدا پر ایمان لاتی ہوں[۱] اور ہمنے ہی قوم ثمود کے پاس انکے بھائی

صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِیْقٰنِ یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

صالحؑ کو پیغمبر بنا کر بھیجا کہ تم لوگ خدا کی عبادت کرو تو وہ صالحؑ کے آتے ہی (مومن و کافر) دو فریق بن کر باہم جھگڑنے

قَالَ یٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّیِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ

لگے۔ صالحؑ نے کہا اے میری قوم (آخر) تم لوگ بھلائی سے پہلے برائی کے واسطے کیوں جلدی کر رہے ہو تم

لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّیَّرْنَا

لوگ خدا کی بارگاہ میں توبہ استغفار کیوں نہیں کرتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ وہ لوگ بولے ہم نے تو تم سے

بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ

اور تمہارے ساتھیوں سے برا شگون پایا۔ صالحؑ نے کہا تمہاری بدقسمتی خدا کے پاس ہے (یہ سب کچھ نہیں)

قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَانَ فِی الْمَدِیْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ

بلکہ تم لوگوں کی آزمائش کی جارہی ہے۔ اور شہر میں نو آدمی تھے جو ملک کے بانی فساد تھے اور اصلاح (کی) نہ کرتے

یُّفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا یُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا

تھے۔ ان لوگوں نے (آپس میں) کہا کہ باہم خدا کی قسم کھاتے جاؤ کہ ہم لوگ صالحؑ اور انکے گھر والوں

بِاللّٰهِ لَنُبَیِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِیِّهٖ مَا شَهِدْنَا

بالوں پر شب خون کریں اسکے بعد اسکے ولی وارث سے کہہ دینگے کہ ہم لوگ انکے گھر والوں کے

مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا

ہلاک ہوتے وقت موجود ہی نہ تھے اور ہم لوگ تو یقیناً سچے ہیں۔ اور ان لوگوں نے ایک تدبیر کی اور ہم نے بھی

مَكْرًا وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

ایک تدبیر کی[۲] اور (ہماری تدبیر کی) ان کو خبر بھی نہ ہوئی۔ تو اے رسولؐ تم دیکھو ان کی تدبیر کا کیا (برا)

[۱] اس کے بعد حضرت سلیمانؑ نے ان سے نکاح کیا اور ان کو لیکے گھر واپس کیا اور ملک بھی بخش دیا اور ہر مہینہ میں خود بھی جایا کرتے تھے اور ان سے کئی اولادیں بھی پیدا ہوئیں۔ ۱۲

[۲] حضرت صالحؑ نے پہاڑ کے ایک غار میں مسجد بنائی تھی اور شب روز وہیں عبادت میں بسر کرتے اور ان نو آدمیوں نے باہم مشورہ کیا کہ اب صالحؑ کے وعدۂ عذاب میں تین روز باقی ہیں آؤ اس بلا کے نازل ہونے سے پہلے ہم لوگ صالحؑ ہی کا کام تمام کر دیں۔ یہ صلاح کر کے گھات میں جا بیٹھے خدا کی شان فرشتوں نے سب کے سروں پر بڑے بڑے پتھر ڈال دیئے کہ سب کے سب دب کر مر گئے ۱۲

مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ

انجام ہوا کہ ہم نے ان کو اور ان کی ساری قوم کو ہلاک کر ڈالا۔ یہ پس ان کے گھر ہیں کہ ان کی نافرمانیوں کی

بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوْا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ

وجہ سے خالی ویران پڑے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس واقعہ میں واقفکار لوگوں کے لیئے بڑی عبرت ہے۔

يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَلُوْطًا

اور ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اور پرہیز گار تھے۔ بچا لیا۔ اور (اے رسول) لوط کو

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾

(یاد کرو) جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم دیکھ بھال کر (سمجھ بوجھ کر) ایسی بیحیائی کرتے ہو۔ کیا تم

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاۗءِ ۭ

عورتوں کو چھوڑ کر شہوت سے مردوں کے پاس آتے ہو (یہ تم اچھا نہیں کرتے) بلکہ تم لوگ بڑی جاہل

بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ

قوم ہو۔ تو لوط کی قوم کا اس کے سوا کچھ جواب نہ تھا کہ وہ لوگ بول اٹھے

اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ

کہ لوط کے خاندان کو اپنی بستی (سیدوم) سے نکال باہر کرو یہ لوگ بڑے پاک صاف بننا چاہتے

يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا

ہیں۔ غرض ہم نے لوط کو اور اُن کے خاندان کو بچا لیا مگر ان کی بیوی کہ ہم نے اسکی تقدیر میں پیچھے

مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَاۗءَ

رہ جانے والوں میں لکھ دیا تھا۔ اور (پھر تو) ہم نے ان لوگوں پر (پتھر کا) مینہ برسایا۔ تو جو لوگ ڈرائے جا چکے تھے

مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰي

ان پر کیا بُرا مینہ برسا۔ (اے رسول) تم کہو (انکے ہلاک ہونے پر) خدا کا شکر اور اُسکے برگزیدہ بندوں

عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ۭ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

پر سلام۔ بھلا خدا بہتر ہے یا وہ چیز جسے یہ لوگ شریک خدا کہتے ہیں۔

حضرت لوط کا قصہ